السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو حیضوں کے درمیان کا وقت عرصۂ طہر یعنی پاکی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ حنابلہ کے نزدیک دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت تیرہ دن ہے اور مقلدین ائمہ ثلاثہ کے نزدیک کم سے کم مدت پندرہ یوم ہے۔ عام طور پر حیض سے پاک ہونے کے تقریباً ۲۰، ۲۱دن بعد دوسرا حیض شروع ہوتا ہے۔ درمیان کے یہ ۲۰،۲۱ دن طہر کا زمانہ کہلاتا ہے۔ بعض وجوہات کی بناء پر حیض دو چار دن پہلے یا لیٹ بھی ہوجاتا ہے۔

احادیث و آثار کی روشنی میں کتنے دن بعد خون دکھائی دے تو اسے حیض کہیں گے ورنہ کسی بیماری کا خون قرار دے کر نماز اور روزہ سے نہ روکیں گے۔ طبی اعتبار سے بیس اکیس دن پاکی کا عرصہ ہوتا ہے۔ جو دو چار دن زیادہ یا کم ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی عورت پاک ہونے کے ایک ہفتے بعد پھر خون دیکھے تو کیا یہ حیض نہیں سمجھا جائے گا۔ ویسے بھی خلاف عادت آیا ہو تو کیا حکم ہے؟ اور ایسی عورت جسے ہر بار ہفتے بعد خون دکھائی دے تو صحیح بخاری میں حضرت علی کا واقعہ ہے کہ ایک عورت کو ایک مہینے میں تین دفعہ حیض آنے کی عادت نہیں تو اُسے حیض نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کی پہلی عادت کا بھی لحاظ کیا جائے گا۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عام حالات میں عورتوں کو حیض کا خون ایک ماہ میں ایک دفعہ آتا ہے لیکن بعض دفعہ ایک ماہ میں متعدد دفعہ بھی آسکتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کے ترجمة الباب میں ہے:

'بَابُ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلاَثَةَ حِيَضٍ، وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الحَيْضِ، وَالحَمْلِ فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الحَيْضِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ يُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلاَثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ۔ وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ۔ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ۔ وَقَالَ عَطَاءٌ: الحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ۔ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ المَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ۔ قَالَ: النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ'

"جب عورت کو ایک ماہ میں تین بار حیض آجائے (تو اس کا کیا حکم ہے) اور وہ اُمور جن میں بسلسلہ حیض اور حمل عورتوں کی تصدیق ممکن ہے (اور جہاں ناممکن ہو وہاں تصدیق نہیں ہو سکتی) ا تعالیٰ کے اس فرمان کی بناء پر کہ اگر وہ ا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ ا نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں۔ یعنی عورت کے لیے حلال نہیں کہ شوہر سے حیض یا حمل کو چھپائے رکھے کیونکہ انقضاء عدت (عدت اور قاضی شریح رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر عورت اپنے اہل میں سے خواص اور دینی t کے خاتمہ) کا دارومدار اسی پر ہے۔ آیت ہذا میں اس امر کی راہنمائی ہے کہ ممکنہ امور میں عورت کے دعویٰ کی تصدیق ہوگی۔ حضرت علی اعتبار سے پسندیدہ گواہ لے کر آتی ہے کہ اس کو مہینہ میں تین دفعہ حیض آیا ہے تو اس کی بات کو سچا سمجھا جائے گا۔ عطاء نے کہا کہ حیض میں عورت کی عادت کا اعتبار ہوگا اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور عطاء نے کہا کہ حیض کا زمانہ ایک سے لے کر پندرہ دن تک ہے اور معتمر نے اپنے باپ سلیمان تیمی سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن سیرین سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا جسے حیض کے پانچ روز بعد خون آتا ہے۔ جواباً فرمایا: ''''عورتوں کو اس بات کا زیادہ علم ہے۔

مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی عادت اور خون کے لیے رنگ دیکھ کر اس کے مطابق عمل کریں گی، پھر قصۂ فاطمہ بنت حُبیش سے مصنف کا استدلال ہے کہ یہاں معاملہ عورت کی عادت اور دیانت و امانت پر چھوڑا گیا ہے۔ لہٰذا اگر واقعاتی طور پر تصدیق ہوجائے کہ حیض کے چند یوم بعد آمدہ خون بھی حیض ہی ہے تو وہ حیض ہی شمار ہوگا، ورنہ وہ دمِ استحاضہ ہوگا، جس میں عورت حکماً طاہر ہوتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشارٌالیہ قصہ ''صحیح بخاری'' کی مسندات (سندوالی روایات) میں نہیں بلکہ ''ترجمة الباب'' میں ہے جس کی وضاحت پہلے ہوچکی ہے۔ اس واقعہ کی مزید تفصیل امام دارمی رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے کہ ایک (مطلقہ کو مہینے میں تین دفعہ حیض آیا تو قاضی شریح نے اس کو عدت سے فارغ قرار دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فعلِ ہذا کو مستحسن سمجھا۔ (فتح الباری: ۱/۴۲۵

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 99

محدث فتویٰ